65521- پیشاب سے فارغ ہونے کے لیے گہرائی میں جانا اور تفتیش کرنا اور دبانا مشروع نہیں

سوال

کیا مسلمان شخص کے لیے عضو تناسل کی نالی کھول کر دیکھنا، یا چھونا جائز ہے تا کہ پیشاب مکمل طور پر خارج ہونے کا یقین ہو سکے، یا کہ صرف ظاہر کو دیکھنا ہی کافی ہے ؟

اگر کوئی شخص عضو تناسل پیشاب کی نالی میں سائل گاڑھا مادے کے آثار دیکھے تو کیا حکم ہے، کیا اس طرح اس کا روزہ اور وضوء قبول ہے لیکن یہ مادہ عضو تناسل سے باہر نہیں آیا ؟

پسندیدہ جواب

آدمی کے لیے مشروع نہیں کہ پیشاب
مکمل طور پر خارج ہونے کا یقین کرنے کے لیے عضو تناسل کا سورخ کھول کر دیکھے،
کیونکہ یہ گہرائی اور تکلف ہے جو شریعت کی آسانی کے منافی ہے، اور اسی طرح یہ وسوسہ
کا باعث بھی ہے، بلکہ مشروع یہ ہے کہ پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد عضو تناسل کو دھویا
جائے.

اور اسی طرح یہ بھی مشروع ہے کہ
پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارے جائیں تا کہ وسوسہ ختم ہو
سکے.

ابن ماجہ رحمہ اللہ نے جابر رضی اللہ
تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
وضوء کیا تو اپنی شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارے"

ابن ماجہ حدیث نمبر (464) علامہ
البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

الموسوعة الفقهية میں درج ہے :

"حنفیہ، شافعیہ، اور حنابلہ نے بیان
کیا ہے کہ جب پانی کے ساتھ استنجاء سے فارغ ہو تو اس کے لیے اپنی شرمگاہ یا سلوار
پر پانی کے چھینٹے مارنا مستحب ہے، تا کہ وسوسہ کا قلع قمع کیا جا سکے، حتی کہ اگر

شک پیدا ہو تو یہ چھینٹے اس نمی پر محمول ہوں، جب تک اس کے خلاف اسے یقین نہ ہو جائے" انتہی.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ(125/4
).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
کہتے ہیں:

"عضو تناسل کی انگلی کے ساتھ تفتیش
وغیرہ کرنا یہ سب بدعت ہے، آئمۃ اسلام کے ہاں نہ تو مستحب ہے اور نہ ہی واجب، بلکہ اسی طرح عضو تناسل کو نچوڑنا اور دبانا صحیح قول کے مطابق بدعت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنا مشروع نہیں کیا.

اور اسی طرح انگلی سے پیشاب نکالنا
بدعت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مشروع نہیں کیا، اور اس سلسلے میں جو حدیث مروی ہے اس کی کوئی اصل نہیں وہ ضعیف ہے، پیشاب طبعی طور پر خود ہی خارج ہوتا ہے، اور جب پیشاب کرنے سے فارغ ہو جائے تو وہ طبعی طور پر خود بخود ہی رک جاتا ہے، اور یہ بالکل اسی طرح ہے جیسا کسی کا قول ہے:

یہ تھن کی طرح ہے اگر اسے چھوڑ دیا
جائے تو قرار پکڑ جاتا ہے اور اس سے کچھ خارج نہیں ہوتا، اور اگر اسے پسما کر دھویا جائے تو اس سے دودھ خارج ہوتا ہے.

اور جب بھی انسان اپنا عضو تناسل
کھولے گا اس سے کچھ نہ کچھ خارج ہوگا، اور اگر اسے چھوڑ دے تو کچھ بھی خارج نہیں ہوگا، اور بعض اوقات اسے یہ خیال آتا ہے کہ عضو تناسل سے کچھ خارج ہوا ہے، جو کہ وسوسہ ہے، اور بعض اوقات کوئی شخص عضو تناسل کے سرے پر نمی اور ٹھنڈک محسوس کرتا ہے تو گمان کرتا ہے کہ کوئی چیز خارج ہوئی ہے حالانکہ کچھ خارج نہیں ہوا ہوتا.

پیشاب عضو تناسل کی نالی میں ٹھرا
ہوا اور محبوس ہوتا ہے، اس لیے اگر عضو تناسل، یا شرمگاہ یا سوراخ کو پتھر یا انگلی وغیرہ سے نچوڑا جائے اس سے رطوبت خارج ہوتی ہے، تو یہ بھی بدعت ہے، علماء کرام کے

اتفاق کے مطابق اس ٹھرے ہوئے پیشاب کو نہ تو پتھر سے اور نہ ہے انگلی کے ساتھ باہر نکالنے کی ضرورت ہے.

بلکہ جب سے اسے باہر نکالا جائیگا اس
کی جگہ اور آجائیگا، اس لیے اس پر چھینٹے مارے جائیگے، اور پتھروں کے ساتھ استنجاء کرنا کافی ہے اس کے بعد پانی کے ساتھ عضو تناسل دھونے کی کوئی ضرورت نہیں، اور استنجاء کرنے والے شخص کے لیے اپنی شرمگاہ پر چھینٹے مارنے مستحب ہیں، اور اگر وہ رطوبت اور نمی محسوس کرے تو کہے کہ اس پانی کی وجہ سے ہے" انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی ابن تیمیۃ (
.(106/21

اور جب پیشاب باہر نہ آئے تو اس کا
کوئی حکم نہیں، اور نہ ہی اس سے وضوء اور نماز متاثر ہوتی ہے، اور رہا روزے کا مسئلہ تو پیشاب کے خارج ہونے سے روزہ بھی متاثر نہیں ہوتا، اور نہ ہی اس سے انسان نجس اور پلید ہوتا ہے.

واللہ اعلم.